فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۵۲	۱۰ امان ۱۳۴۵ ہش ۲۸ ذیقعد ۱۳۸۶ھ ۱۰ مارچ ۱۹۶۶ء	جلد ۵۶/۲۱

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۹ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

• ربوہ ۹ مارچ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ دو تین روز سے پھر زیادہ ناساز ہوگئی ہے۔ دن کو ٹمپریچر ۱۰۲ کے قریب رہتا ہے۔ اور رات بخار اس سے بھی زیادہ تیز ہوجاتا ہے۔ صبح کے وقت بھی حرارت ۱۰۰ اور ۱۰۱ کے درمیان ہوتی ہے۔ کھانسی بہت ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

کالج یونین کے سالانہ مباحثات کا التوا

تعلیم الاسلام کالج یونین کے سالانہ مباحثات ۸ اور ۹ مارچ کی بجائے اب ۱۸ اور ۱۹ مارچ کو منعقد ہوں گے احباب نوٹ فرمالیں۔

(سکرٹری کالج یونین)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہی اِس جماعت میں شامل ہے جو دُنیا سے دست بردار ہے

خدا تعالیٰ اُس شخص کو جو محض اسی کا ہوجاتا ہے کبھی ضائع نہیں کرتا

"یاد رکھو اب جس کا اصول دنیا ہے اور پھر وہ اس جماعت میں شامل ہے رخدا تعالیٰ کے نزدیک وہ اس جماعت میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی اس جماعت میں داخل اور شامل ہے جو دنیا سے دست بردار ہے۔ یہ کوئی مت خیال کرے کہ میں ایسے خیال سے تباہ ہوجاؤں گا۔ یہ خدا شناسی کی راہ سے دُور لے جانے والا خیال ہے۔ خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہوجاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کریم ہے جو شخص اس کی راہ میں کچھ کھوتا ہے وہی کچھ پاتا ہے میں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کو پیار کرتا ہے اور انہیں کی اولاد بابرکت ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کرتا ہے۔ اور یہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ کا سچا فرماں بردار ہو وہ یا اس کی اولاد تباہ و برباد ہوجاوے۔ دنیا ان لوگوں ہی کی برباد ہوتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور دنیا پر جھکتے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ہر امر کی طناب اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے بغیر کوئی مقدمہ فتح نہیں ہوسکتا، کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی اور کسی قسم کی آسائش اور راحت میسر نہیں آسکتی۔ دولت ہوسکتی ہے مگر یہ کون کہہ سکتا ہے کہ مرنے کے بعد یہ بیوی یا بچوں کے ضرور کام آئے گی۔ ان باتوں پر غور کرو اور اپنے اندر ایک نئی تبدیلی پیدا کرو۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم صفحہ ۲۹۷ و ۲۹۸)

شوریٰ کیلئے تجاویز ارسال کرنے کا طریق کار

ایک نہایت ضروری تصحیح

شوریٰ میں تجاویز بھیجنے کے متعلق ۷ مارچ ۱۹۶۶ء کے الفضل میں ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ اعلان میں اس طریق کار کو غلطی سے مجلس مشاورت کا فیصلہ ظاہر کیا گیا ہے جو درست نہیں۔ مجلس شوریٰ کوئی بھی فیصلہ کرنے کی مجاز نہیں ہوتی۔ شوریٰ سے خلیفۂ وقت کی ہدایت اور ارشاد پر طلب کی جاتی ہے۔ اس کا کام خلیفۂ وقت کی خدمت میں صرف ان امور کے متعلق مشورہ پیش کرنا ہے جن کے متعلق وہ مشورہ طلب فرمائیں۔ فیصلہ خلیفۂ وقت خود فرماتے ہیں۔ پس شوریٰ میں تجاویز ارسال کرنے کے جس طریق کار کا اعلان مذکور میں ذکر ہے وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلہ پر مشتمل ہے۔ احباب حضور رضی اللہ عنہ کے اس فیصلہ کے مطابق تجاویز ارسال فرمائیں۔ یاد رہے اس بارہ میں حضورؓ کا فیصلہ یہ ہے:۔

"مقامی انجمنوں کا ہر ممبر جو مجلس مشاورت میں کوئی تجویز پیش کرنا چاہتا ہو وہ سب سے پہلے اپنی تجویز مقامی انجمن میں پیش کرے وہاں اگر کثرت رائے ہوگئی ہو تو وہ مقامی انجمن مرکز کے صیغہ متعلقہ سے خط و کتابت کرے۔ خطوط کے آنے جانے کا عرصہ نکال کر پندرہ دن کے اندر جواب نہ جائے تو مقامی انجمن اس تجویز کو خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ارسال کرسکے گی۔ اگر صیغہ کا جواب پندرہ دن کے اندر چلا جائے تو صیغہ کا یہ جواب مقامی انجمن کے سامنے پیش ہوگا پھر اگر مقامی انجمن اس تجویز کو مجلس مشاورت میں پیش کرنا چاہے تو وہ اس تجویز کو خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ارسال کردے آپ کی منظوری حاصل ہونے کے بعد وہ تجویز صیغہ متعلقہ کی رائے کے ساتھ مجلس مشاورت میں پیش ہو۔"

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۶۷ء

دُنیا میں سچائی اوّل چھوٹے سے تخم کی طرح آتی ہے

خواہ کوئی کچھ کرے صداقت دنیا سے مٹ نہیں سکتی وہ اپنا راستہ بنائے چلی جاتی ہے۔ ۱۳/۱۴ سو سال سے دنیا اسلام کی مخالفت کرتی چلی آئی ہے۔ عیسائیت الحاد بت پرستی۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے چلے آتے ہیں۔ عیسائیوں اور آریوں اور دوسرے مذاہب والوں نے ہزاروں کتابیں ٹریکٹ اور رسالے آپ کی مخالفت میں تصنیف کئے ہیں۔ مگر سب کے علی الرغم شانِ رسولِ عربی اپنا جلوہ دکھائے چلی جاتی ہے۔ آج ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہ تمام کوششیں ضائع ہو رہی ہیں۔ توحید باری تعالےٰ کے سامنے شرک وکفر ختم ہوتا جا رہا ہے۔ عیسائیت دم توڑ رہی ہے۔ مذاہب غلط ثابت ہو رہے ہیں۔ مگر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا دہ دکھایا ہوا خدا عقلمندوں کے دلوں میں اپنا کعبہ بساتا چلا جا رہا ہے۔ اور ایک دن ایسا جلد یا بدیر آنے پر تلا ہوا ہے کہ اسلام ہی اسلام ہوگا۔ اور کفر و شرک کا نہ نشان ہوگا نہ نام ہوگا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ خدا جس کا قوی ہاتھ زمینوں اور آسمانوں پر ہے اور ان سب چیزوں کو جو ان میں ہیں تھامے ہوئے ہے۔ وہ کب انسان کے ارادوں سے مغلوب ہو سکتا ہے۔ اور آخر ایک دن آتا ہے جو وہ فیصلہ کرتا ہے۔ پس صادقوں کی یہی نشانی ہے کہ انجام انہی کا ہوتا ہے۔ خدا اپنی تجلیات ان کے دلوں پر نازل کرتا ہے۔ پس کیونکر وہ عمارت منہدم ہو سکے جس میں وہ حقیقی بادشاہ فروکش ہے۔ ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو۔ گالیاں دو جس قدر چاہو۔ اور میرے استیصال کے لئے ہر ایک قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو۔ پھر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھا دے گا کہ اس کا ہاتھ غالب ہے۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶)

آپ نے مخالف اہل علم حضرات سے بار بار اپیل کی کہ یہ دین کا معاملہ ہے اس کو خدا پر چھوڑ دو۔ اور چاہیئے کہ ایک دوسرے کے ساتھ صلح و صفائی سے رہیں اور اللہ تعالےٰ کا ہاتھ دیکھیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اے علمائے قوم جو میرے مکذب اور متنفر ہیں یا میری نسبت متذبذب ہیں۔ آج پھر میرے دل میں خیال آیا کہ میں ایک مرتبہ پھر آپ صاحبوں کی خدمت میں مصالحت کے لئے درخواست کروں۔ مصالحت سے میری یہ مراد نہیں ہے کہ آپ صاحبوں کو اپنا ہم عقیدہ بنانے کے لئے مجبور کروں یا اپنے عقیدہ کی نسبت بصیرت کے مخالف کوئی کمی بیشی کروں جو خدا نے مجھے عطا فرمائی ہے۔ بلکہ اس جگہ مصالحت سے صرف یہ مراد ہے کہ فریقین ایک پختہ عہد کریں کہ وہ اور تمام وہ لوگ جو ان کے زیر اثر ہیں ہر ایک قسم کی سخت زبانی سے باز رہیں اور کسی تحریر یا تقریر یا اشارہ کنایہ سے فریق مخالف کی عزت پر حملہ نہ کریں اور اگر دونوں فریق میں سے کوئی صاحب اپنے فریق مخالف کی مجلس میں جائیں تو جیسا کہ شرط تہذیب اور شائستگی ہے فریق ثانی مدارات سے پیش آوے۔ اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ تو خود یہ سلسلہ تباہ ہو جائے گا۔ اور اگر خدا کی طرف سے ہے ...

حدیث النبیؐ

لبّیک اللّٰھم لبّیک

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان تلبیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللّٰھم لبیک۔ لبّیک لا شریک لک لبّیک۔ ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک

ترجمہ۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ تھا اللّٰھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک۔ الٰہی میں حاضر ہوں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں تیرے ہی لئے تعریف ہے اور تو ہی نعمتوں اور ملک والا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

(بخاری باب وجوب الحج وفضلہ)

قطعات

آتنا وفورِ عقل نے دیوانہ کر دیا
کعبہ نہ بن سکا تو صنم خانہ کر دیا
گھر کی فضا بھی قیس کو اب سازگار ہے
لیلیٰ نے گھر اجاڑ کے ویرانہ کر دیا

آپ جب آئے تو میری جان میں جان آگئی
زندگی کے پھول میں خوشبوئے ایمان آگئی
اس طرح کچھ جوش سے پروانے جل جل کر گرے
ورطۂ حیرت میں خود شمعِ شبستان آگئی

(تنویر)

"ہم تو کوئی دشمن اس کو تباہ نہیں کر سکتا .... اس لئے محض قلیل جماعت خیال کرکے تحقیر کے درپے رہنا طریق تقویٰ کے برخلاف ہے۔ یہی تو وقت ہے ہمارے مخالف علماء اپنے اخلاق دکھائیں .... اک اندرونی تفرقہ کے مٹانے کے لئے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں۔ آئندہ جس فریق کے ساتھ خدا ہوگا وہ خود غالب ہوتا جائے گا۔ دنیا میں سچائی اول چھوٹے سے تخم کی طرح آتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ ایک عظیم الشان درخت بن جاتا ہے۔ جو پھل اور پھول لاتا ہے۔ اور حق جوئی کے پرندے اس میں آرام کرتے ہیں۔"

(تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ ۶۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت کا ایک چمکتا ہوا نشان

پنڈت لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی

(از مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی شاہد سابق مبلغ بلادِ عربیہ۔ ربوہ)

(۳)

پیشگوئی کے پورا ہونے پر آریہ سماج کا ردِ عمل

باوجود ہر طرح کے حفاظت کے سامانوں کے روزِ روشن میں پنڈت لیکھرام کا اپنے گھر میں قتل ہو جانا اور پھر آریہ سماج اور حکومت کی طرف سے ہر طرح کی کوشش اور جستجو کے جو قاتل کی تلاش میں ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک صرف کی گئی۔ اور اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خانہ تلاشی بھی ہوئی غرضیکہ قاتل کی تلاش اور اس کا کھوج لگانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا گیا اور ہر ممکن ذریعہ بروئے کار لایا گیا لیکن قاتل کا کوئی سراغ نہ ملا۔ اور ملتا بھی کیسے؟ جبکہ اس قتل میں فی الحقیقت نہ تو کسی سازش کا دخل تھا اور نہ ہی کسی انسان کے منشاء کے موافق یہ قتل ہوا تھا بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حق و باطل میں آسمانی فیصلہ کا نفاذ تھا جو پرمیشر کی قہری تجلی کے ساتھ اس دردناک عذاب کی صورت میں لیکھرام پر خدائی ذرائع سے وارد ہوا تھا۔

چونکہ اس پیشگوئی کی میعاد کے مطابق وقوع پذیر ہونے میں تو کسی کے لئے انکار کی گنجائش نہ تھی اس لئے آریہ سماج نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف "سازش" کے الزام کی آڑ لے کر اس عظیم الشان پیشگوئی کو مشتبہ کرنا چاہا۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل سطور سے یہ بات عیاں ہے:۔

(۱) بابو گھنسی رام ایم۔اے۔ ایل ایل۔بی ایک معروف آریہ سماجی نے کھلے الفاظ میں یہ اظہار کیا کہ

"صوبہ پنجاب کے دار الخلافہ لاہور میں یہ قتل ہوا مگر پولیس قاتل کا پتہ چلانے میں ناکامیاب رہی۔ اتفاق دیکھئے۔ غلام احمد کی پیشگوئی پوری ہوئی اور پنڈت لیکھرام کو شہادت نصیب ہوئی۔ اس بات کو پرمیشر ہی جان سکتا ہے کہ یہ اس کا بھیجا ہوا عذاب تھا یا انسان کا۔" (مسافر آگرہ کا شہید نمبر ۶ مارچ ۱۹۱۳ء)

(۲) اخبار عام مجریہ ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء نے لکھا:۔

"...... یہ قتل کئی ایک اشخاص کی سوچی اور سمجھی ہوئی اور پختہ سازش کا نتیجہ ہے ......

اور کیا یہ غیر اغلب ہے کہ اس سازش کا جنم اُن اشخاص سے ہوا ہو جو علانیہ بذریعہ تحریر و تقریر کہا کرتے تھے کہ پنڈت کو مار ڈالیں گے۔ اور مزید برآں یہ کہ پنڈت اس عرصہ میں اور فلاں دن ایک دردناک حالت میں مرے گا۔ کیا آریہ دھرم کے مخالف چند ایک کتب کے ایک خاص مصنّف کو اس سازش سے کوئی تعلق نہیں؟"

یہی نہیں ہندوؤں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے دلوں کے انتقامی جذبہ سے مغلوب ہو کر قتل کی برملا دھمکیاں دیں۔ اس ضمن میں اخبارات کے اقتباسات حضور اقدس نے سراج منیر صفحہ ۳۹-۴۰ حاشیہ (طبع اول) میں درج فرمائے ہوئے ہیں۔

آریوں پر ایک اور اتمامِ حجّت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اس قتل کی سازش کا جو الزام آریہ سماجیوں نے لگایا حضور نے ہر پہلو سے ان کی بدگمانیوں کا ازالہ کیا اور بالآخر ان کے سامنے فیصلہ کا ایک آسان طریق رکھتے ہوئے "لیکھرام کے متعلق آریوں کے خیالات" کے عنوان سے ایک اشتہار شائع فرمایا اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر جہاں اپنی بریت کا اظہار کیا وہاں شیرِ خدا نے آریوں وغیرہ کو للکارا اور لکھا کہ:۔

"اگر اب بھی کسی شک کرنے والے کا شک دُور نہیں ہو سکتا اور مجھے اس قتل کی سازش میں شریک سمجھتا ہے جیسا کہ ہندو اخباروں نے ظاہر کیا ہے تو میں ایک نیک صلاح دیتا ہوں کہ جس سے یہ سارا قصہ فیصلہ ہو جائے اور وہ یہ ہے کہ ایسا شخص میرے سامنے قسم کھاوے جس کے الفاظ یہ ہوں کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ شخص سازشِ قتل میں شریک ہے یا اس کے حکم سے واقعہ قتل ہوا ہے۔ پس اگر یہ صحیح نہیں ہے تو اے قادر خدا ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو ہیبت ناک عذاب ہو مگر کسی انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل متصور ہو سکے۔ پس اگر یہ شخص ایک برس تک میری بددعا سے بچ گیا تو میں مجرم ہوں اور اس سزا کے لائق کہ ایک قاتل کے لئے ہونی چاہیئے۔ اب اگر کوئی بہادر کلیجہ والا آریہ ہے جو اس طور سے تمام دنیا کو شبہات سے چھڑا دے تو اس طریق کو اختیار کرے۔"

(اشتہار ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء مشمولہ تبلیغِ رسالت جلد ششم صفحہ ۵۲)

افسوس کہ اس نہایت سادہ اور راستی کے طریقِ فیصلہ کی طرف انہوں نے توجہ نہ دی اور بالفعل کسی نے ایسی قسم نہ اُٹھائی اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی صداقت اور زیادہ نمایاں ہو کر چمکی۔

ایک موازنہ

(۱) غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق پنڈت لیکھرام نہ صرف یہ کہ خود دوسروں کے لئے نشان و مقامِ عبرت بن کر اس دنیا سے نیست و نابود ہوا بلکہ وہ لیکھرام جس نے حضرت اقدس علیہ السلام اور آپ کی ذریتِ طیبہ کے خاتمہ کی بابت خدا تعالیٰ پر افتراء کرتے ہوئے اپنی طرف سے یہ جھوٹی پیشگوئی شائع کی تھی کہ

"ہمارا الہام کہتا ہے کہ لڑکا کیا تین سال کے اندر آپ کا خاتمہ ہو جائے گا اور آپ کی ذریت سے کوئی باقی نہ رہے گا۔"

(کلیات صفحہ ...)

اس کی نسل و کنبہ پر جب ہم نگاہ ڈالتے ہیں تو اس کا حال یوں سامنے آتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے لیکھرام کی بابت تاریخ پیشگوئی (۱۸۹۳ء) سے اس کے قتل کے روز (۶ مارچ ۱۸۹۷ء) تک چند سال کے عرصے کے دوران اس کے کنبہ میں موتا موتی لگی رہی۔ چنانچہ اس کے گھر کے چار افراد کہ جن پر اس کے کنبہ کا بقاء منحصر تھا موت کا شکار ہو کر اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور اس طرح نہ صرف اس کا خاندان ختم ہو گیا بلکہ خود اس کی نسل بھی منقطع ہو گئی۔ کیونکہ ان مرنے والوں میں اس کا اکلوتا بیٹا بھی شامل تھا۔

واضح رہے کہ ۱۸۹۳ء میں ۳۴ سال کی عمر میں لیکھرام کی شادی ہوئی تھی اور ۱۸۹۳ء میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اس کی موت کی پیشگوئی شائع ہوئی تھی۔ مئی ۱۸۹۵ء میں اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جو ۱۸ اگست ۱۸۹۶ء کو سوا سال کی عمر میں پنڈت لیکھرام کو داغِ جدائی دے کر فوت ہو گیا۔ اور اس کے بعد ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو لیکھرام خود مطابق پیشگوئی بصورت قتل موت کے پنجہ میں گرفتار ہو کر لقمۂ اجل ہو گئے۔

اس کے مقابل خدا کے برگزیدہ اور مقبول و پیارے بندے حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد علیہ السلام بفضلہ تعالیٰ خود بھی زندہ و سلامت رہے اور آپ کا نام قادیان اور اس کے باہر دنیا جہان میں عزت کے ساتھ شہرت پاتا چلا گیا۔ نیز آپ کی ذریت و اولاد

"اک سے ہزار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں"

کے مطابق آپ کی مقبول بارگاہِ الٰہی دعاؤں کی مصداق بن کر بڑھی اور ترقی پذیر ہوئی اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کی وارث قرار پائی۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی بارشیں سدا ان پر برساتا رہے۔ آمین۔

(۲) اسی طرح جہاں حضرت اقدسؑ کے سلسلہ کو ترقی حاصل ہوئی اور آپ کی پیدا کردہ آپ کے متبعین کی فعّال دینی جماعت "احمدیہ جماعت" ہر لحاظ سے مضبوط ہو گئی اور اسی وجہ سے آریہ سماج والے اس سے خائف و ہراساں ہوئے۔ وہاں لیکھرام کی "آریہ سماج" کو بربادی و تنزل نصیب ہوا۔ اس کے ثبوت کے طور پر خود آریہ سماجیوں ہی کے تحریر کردہ مندرجہ ذیل اقتباس پیش کر دینا کافی ہے۔ اسی سے قارئین حق و باطل کی ترقی و تنزل کا موازنہ کر سکتے ہیں۔

آریہ سماج کے بارہ میں تنزل دیرینہ رہی ایڈیٹر اخبار پرتاپ جالندھر کا لکھا ہوا ایک نوٹ مورخہ ۷ فروری ۱۹۶۵ء کے پرتاپ میں شائع ہوا ہے۔ وہ تحریر کرتے ہیں:۔

"آریہ سماج بڑھ رہا ہے - لیکن کدھر؟ تباہی اور بربادی کی طرف ...... پنجاب میں آریہ سماج کی سرگرمیوں کا اگر جائزہ لیا جائے تو کوئی بھی بے لاگ شخص یہ کہے بغیر نہ رہ سکے گا کہ جہاں تک اس صوبہ کا تعلق ہے آریہ سماج ایک بے جان جماعت بن گیا ہے۔ کوئی وقت تھا کہ پنجاب میں اس کا طوطی بولتا تھا۔ کوئی تحریک پنجاب میں ایسی نہ چل سکتی تھی جس پر آریہ سماج اثر انداز نہ ہوتا تھا۔ اسے ایک زبردست طاقت سمجھا جاتا تھا دوسرے صوبے کی آریہ سماجیں بھی رہنمائی کے لئے پنجاب کی طرف دیکھا کرتی تھیں اور سمجھا یہ جاتا تھا کہ اس دیش میں آریہ سماج کا اگر کوئی مرکز ہے تو پنجاب ــــ لیکن آج حالت کیا ہے؟ یہ ایک بے جان لاش بن گیا ہے ...... آج حالت یہ ہے کہ شملہ۔ بٹالہ۔ موگہ میں آریہ سماج کے جھگڑے عدالتوں تک جا پہنچے ہیں ... لوگوں کو اب ان سماجوں کے جلسوں میں وہ دلچسپی ختم ہوتی جا رہی ہے۔ جتنا دان لوگ پہلے آریہ سماج کے لئے دیا کرتے تھے اب نہیں دیتے دیں بھی کیوں؟ جبکہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ آریہ سماج کی کیا حالت ہو رہی ہے؟ .....آریہ سماج کی کچھ پرانی روایات ہیں آج انہیں مٹی میں ملایا جا رہا ہے ......آج رشی دیانند کی آتما ان تمام واقعات کو دیکھ کر تڑپ رہی ہو گی اور سوچ رہی ہو گی کہ کیا انہوں نے آریہ سماج اسی لئے قائم کیا تھا کہ اس کا آخر میں یہی حشر ہو جو اب ہو رہا ہے۔ آریہ سماج ایک نہایت ہی شاندار سنستھا رہی ہے لیکن جو حشر آج اس کا ہو رہا ہے اسے دیکھ کر دل بیٹھ جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ دن دُور نہیں جب اس کا کہیں نام و نشان تک نظر نہ آئے گا ...... کاش کہ پنجاب کے آریہ سماجی آج بھی آنکھیں کھولیں اور دیکھیں کہ لیکھرام اور شردھانند کی آریہ سماج کا کیا انجام ہو رہا ہے ...."

(اخبار "پرتاپ" جالندھر (پنجاب) مؤرخہ ۷ر فروری ۱۹۶۵ء بحوالہ ہفت روزہ "بدر" قادیان (پنجاب) مجریہ ۱۸ر فروری ۱۹۶۵ء)

اس اقتباس کا ایک ایک لفظ حسرت و یاس کا مرقع اور اس بات کا گویا منہ بولتا گواہ ہے کہ وہ آریہ سماج جو مسلمانوں کو مرتد اور شدھ کرنے کی سعیٔ پلید میں کوشاں تھی آج وہ اپنی موت کی سسکیاں لے رہی ہے۔ اور بقول ایڈیٹر "پرتاپ" جالندھر "اور وہ دن دُور نہیں جب اس کا کہیں نام و نشان تک نظر نہ آئے گا۔ کاش دیدۂ عبرت رکھنے والے دیکھیں کہ لیکھرام اور شردھانند کی آریہ سماج کا کیا انجام ہو رہا ہے"۔

اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید نیز حضرت امام الزمان مسیح موعود میرزا غلام احمد علیہ السلام کی شان کے خلاف مذکورہ آریہ سماجی لیڈر اپنی دریدہ دہنی دشنام دہی، شوخی گستاخی اور توہین آمیز کرتوتوں کی پاداش میں جس طرح اپنے اندوہناک انجام اور عبرتناک موت کو پہنچے تھے ویسے ہی ان کی جماعت اپنے بد انجام کو پہنچ کر مٹ رہی ہے اور اس کی حالت گویا یہ بن گئی ہے کہ؎

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

الغرض اسلام و احمدیت کی صداقت میں یہ عظیم الشان نشان ہر جہت سے پورا ہوا اور پنڈت لیکھرام خدائی عذاب میں گرفتار ہو کر خود بھی خائب و خاسر اور نابود ہو گیا۔ اور اس کی ذریت بھی صفحۂ ہستی سے نابید ہوئی اور اس کی جماعت آریہ سماج بھی تنزل و بربادی کے عمیق گڑھے میں معدوم ہوتی جا رہی ہے۔

پنڈت لیکھرام اور اس کی آریہ سماج اپنے مذکورہ بالا انجام کو پہنچی جبکہ حضرت میرزا غلام احمد قادیانی خدا کے مسیح و مہدی علیہ السلام کا نام روشن اور آپ کا کام جاری، اور آپ کی جماعت روز افزوں ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور آپ کا سلسلہ ایک ایسے تناور درخت کی طرح ہو گیا ہے جس کی شاخیں چاروں اطرافِ عالم میں پھیل گئیں اور اس وقت دنیا کی قومیں اس کے سایہ میں آکر سکون و آرام پا رہی ہیں اور قرآن مجید، بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکات سے حصہ پا رہی ہیں۔ اللّٰھم زد فزد و بارک وسلم؎

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
آؤ لوگو کہ یہیں نُورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلّی کا بتایا ہم نے
مصطفےٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

(از درثمین - کلام مسیح موعود علیہ السلام)

حیاتِ مستعار

(محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور)

نوٹ:۔ اس زمین میں یہ دوسری نظم ہے۔

زیستن در خدمتِ دینِ متیں   بر زمیں خُلدِ بریں باشد ہمیں
رنج و راحت را نباشد اعتبار   حالِ ما گاہے چُناں گاہے چُنیں
رفتنی باشد زمستان و بہار   بگذرد آذر بسانِ فرودیں
ہر گلستاں مے شود ویرانۂ   ہر مکاں خالی بماند از مکیں
مُشتِ خاشاکے شود ایں مُشتِ خاک   گرچہ عالم را کُند زیرِ نگیں

آہ چندیں آفتاب و ماہتاب   کردہ ایم از دستِ خود اندر زمیں
اَے بسا پروین و مہر و ماہ را   ایں زمیں آمد ضمانداروضمیں
بس خزائن خاک بیروں آورد   بس خزائن اندرو گردد دفیں

مردِ غافل گم کُند سرمایہ را   راہرو در خواب و رہزن در کمیں
اَے بسا گندم نمائے جَو فروش   دامہا گسترده ہم رنگِ زمیں
وَے بسا مردم بظاہر چوں ملک   باطنِ شاں مسکنِ دیوِ لعیں
زندگی آرد بسے شرمندگی   گر نباشد لُطفِ ربّ العالمیں
راہ باریک است و شب تاریک تر   تو کُجائی اَے مرا ماہِ مبیں؟

کارہا وابستۂ انجام ہا   غور کُن در "عاقبت للمتقیں"
جانِ خود را از خیانت پاک دار   جاں امانت ہست از جاں آفریں
مردِ عارف در عمل کوشد ہمے   ہر نفس چُوں مرگ را داند یقیں

گفتہ ام ایں بیت ہا با چشمِ نم
سُفتہ ام بس گوہرِ نازک تریں

تقرر امیر حلقہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ملک غلام نبی صاحب آف ڈسکہ کو تا ۶۸-۱۹۶۷ء امیر حلقہ ڈسکہ منظور فرمایا ہے۔ متعلقہ احباب نوٹ فرمائیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترم چوہدری عنایت محمد صاحب مرحوم

مکرم الطاف حسین صاحب کورپور تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

میرے اباجان محترم چوہدری عنایت محمد صاحب مرحوم ۲۹ رمضان المبارک مطابق ۱۰/۱۱ جنوری ۱۹۶۷ء کی درمیانی شب بوقت ۱۲ بجے بعارضہ نمونیا بعمر تقریباً ۷۵ سال بمقام کورپور تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ داعیٔ اجل کو لبیک کہتے ہوئے خدا تعالیٰ سے جا ملے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ وکل من علیہا فان ویبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

اباجان مرحوم مخلص احمدی تھے اور سالہا سال تک جماعت ہائے احمدیہ علاقہ بیٹ بیاس تحصیل گورداسپور کے امیر جماعت رہے اور علاقہ ہذا کے اولین احمدیوں میں شمار ہوتے تھے مرحوم کے ذریعہ ہزاروں افراد نے احمدیت کا پیغام سنا اور بہتوں نے احمدیت کو قبول کیا آپ کا احمدیت کو قبول کرنے کا واقعہ بھی بڑا دلچسپ ہے۔ سنایا کرتے تھے کہ علاقہ بیٹ بیاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ کی خاص ہدایت کے تحت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علماء تشریف لایا کرتے تھے اور ان کی نظر انتخاب مجھ پر زیادہ مرکوز تھی۔ کیونکہ میری تعلیم عربی کے ساتھ بی اے تک تھی مگر میں اکثر مخالفت کرتا تھا۔ ایک بار ۱۹۲۵ء میں ہمارے سابقہ گاؤں جاگووال بیٹ کے ملحق ایک گاؤں بھینی پسوال میں مناظرہ طے پایا۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ کے علاوہ دیگر علماء سلسلہ بھی شریک مناظرہ ہوئے۔ غیر از جماعت لوگوں کی طرف سے بھی مشہور علماء کو کافی خرچ کرکے منگوایا گیا۔ طے یہ پایا کہ مناظرہ ایک منصف کی زیر نگرانی ہو اور مناظرہ کے بعد جو فیصلہ وہ صادر کرے اسی پر ہار جیت کا انحصار ہوگا۔ عوام میں اکثریت ایسے لوگوں کی تھی جو علم سے بے بہرہ تھے۔ سب نے والد صاحب مرحوم کا نام بطور منصف پیش کیا۔ والد صاحب مرحوم نے خوب انتظام کیا اور پُرامن ماحول میں جانبین کے دلائل کو بغور سنا۔ دوران مناظرہ آپ نے غیر از جماعت مناظر سے فرمایا کہ فلاں بات جس پر آپ بہت مصر ہیں عربی قواعد کی رو سے غلط ہے تو ان میں سے ایک نے آنکھ کا اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ چوہدری صاحب مناظرہ میں یوں بھی کر لیا جاتا ہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ ان کی اس حرکت کا میرے قلب پر ایسا بُرا اثر پڑا کہ میں ان سے سخت متنفر ہو گیا اور چونکہ احمدی علماء کے یہ دلائل و براہین کی عمدگی اور حقانیت کا میں دل سے قائل ہو چکا تھا۔ اسلئے میں نے کھڑے ہو کر بلا جھجک اعلان کر دیا کہ جماعت احمدیہ کے مناظرین کے دلائل نہایت ٹھوس اور برحق ہیں۔ جونہی میں نے یہ اعلان کیا سب لوگ جن میں میرے ایک تایا زاد بھائی اور ایک ماموں زاد بھائی بھی شامل تھے میرے مخالف ہو گئے اور یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلے گئے کہ یہ تو پہلے ہی احمدیوں سے مل چکے تھے۔ ۱۹۳۰ء میں ایک خواب کی بناء پر جس میں والد صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چند صحابہ کے ہمراہ سفید گھوڑوں پر سوار اپنے گھر آتے دیکھا جلد ہی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے اور آخر دم تک مضبوطی سے اس پر قائم رہے۔ رشتہ داروں نے بہت زور لگایا خاص کر ہمارے نانا جان خان بہادر چوہدری نور محمد صاحب ذیلدار و سب رجسٹرار آنریری مجسٹریٹ جو علاقہ کے رئیس متمول آدمی تھے نے آپ کو نعم خود نور احمدیت سے تائب کرنے کی پوری کوشش کی۔ مگر آپ کا ایمان پہاڑ کی طرح غیر متزلزل رہا۔ رئیس قسم کے غیر از جماعت رشتہ داروں سے منہ موڑ کر غریب مگر نیک نیت احمدی افراد سے نور رشتہ داری قائم کی اور اس پر فخر محسوس کیا کرتے تھے۔

سنایا کرتے تھے کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زمانہ طالب علمی میں دیکھا ہوا تھا۔ جبکہ حضور علیہ السلام ایک مقدمہ کی پیشی کے سلسلہ میں گورداسپور تشریف لائے تھے۔ آپ کے ایک کلاس فیلو نے والد صاحب مرحوم کو بتایا کہ مرزا صاحب قادیان والے آئے ہوئے ہیں اگر دیکھنے ہیں تو میرے ہمراہ چلو۔ چنانچہ میں اس کے ساتھ کچہری کی طرف چلا گیا ایک درخت کی آڑ لیتے ہوئے اس نے مجھے اشارہ کر کے بتلایا کہ وہ دیکھو مرزا صاحب گاؤ تکیہ پر سہارا لگائے درختوں کی گھنی چھاؤں میں دری پر بیٹھے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ آپ اپنے متبعین کے درمیان تشریف فرما ہیں۔ اور محو گفتگو ہیں۔ ہم دونوں کھڑے کافی دیر دیکھتے رہے جب کچہری کا وقت ختم ہوا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ قافلہ شہر کی جانب روانہ ہوئے تو ہم دونوں بھی پیچھے پیچھے ہو لئے تحصیل بلڈنگ کے سامنے تالاب کی جنوبی سمت ایک مکان کی بالائی منزل پر حضور علیہ السلام تشریف لے گئے تو ہم دونوں نیچے سیڑھیوں کے قریب کھڑے ہو رہے۔ جب خادم پیالوں میں سالن وغیرہ اوپر لے جانے لگے تو دوسرے لڑکے نے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ مرزا صاحب سالن میں بادام روغن ڈال کر کھاتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے باورچی سے دریافت فرمایا کہ باہر کون بچے ہیں عرض کرنے پر حضور نے فرمایا کہ انہیں اوپر بلاؤ جس پر وہ لڑکا تو ڈر کر بھاگ گیا مگر میں اوپر چلا گیا حضور نے نہایت محبت سے اپنے پاس بٹھا لیا اور بچا ہوا سالن (یا علیحدہ سالن کا پیالہ ادھر بیان نہیں) مجھے کھانے کے لئے دیا۔ میں نے خوب سیر ہو کر کھایا اس میں بادام روغن وغیرہ بالکل نہ تھا۔ کھانا کھانے کے بعد میں بورڈنگ ہاؤس کی طرف چلا گیا۔ اس لڑکے نے سپرنٹنڈنٹ صاحب سے شکایت کی۔ کہ اس نے مرزا صاحب کا کھانا کھایا ہے انہوں نے مجھے دھمکی دی کہ حافظ میراں بخش صاحب ہمارے دادا تشریف لا دیں گے تو تمہاری شکایت کی جاوے گی ۱۹۴۲ء میں جبکہ خاکسار میٹرک کا امتحان دینے کے لئے گورداسپور گیا تو والد صاحب مرحوم میرے ہمراہ تھے اور انہوں نے مجھے وہ مکان دکھایا جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شرف زیارت و ملاقات نصیب ہوا تھا۔

والد صاحب مرحوم نہایت غیور باحمیت اور احمدیت کے پُرجوش سپاہی تھے۔ خدمت خلق کا ملکہ آپ میں قبول احمدیت کے بعد زیادہ اجاگر ہوا۔ بیٹھک کے ایک حصہ میں فری ڈسپنسری کھول دی اور بلا لحاظ مذہب و ملت سب کی خدمت کرتے۔ چونکہ علاقہ تعلیمی لحاظ سے بھی بہت پسماندہ تھا اور مڈل سکول جاگووال بیٹ کے سوا دس دس میل تک تعلیم کا انتظام نہ تھا اسلئے تعلیم و تدریس کے لئے ایک ہائی سکول قائم کیا جس میں جونیئر سینئر اور ہائی کلاسز کی تعلیم اکیلے ہی دیتے تمام مضامین پر ایسا عبور حاصل تھا کہ دور دراز سے سکول ہذا میں داخلہ لینے کے لوگ متمنی تھے تقسیم ملک تک یہ دینی علوم کا سرچشمہ بلا تفریق نہایت کامیابی و کامرانی سے جاری رکھا ان کی شاگردی دوستی کا رنگ اختیار کر لیتی تھی۔ مجھے میٹرک تک خود ہی تعلیم دی جب خدا تعالیٰ نے فرسٹ ڈویژن میں کامیابی عطا فرمائی تو بہت خوش ہوئے۔ ۱۹۴۲ء میں ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز والد صاحب مرحوم کے جاری کردہ سکول میں تشریف لائے تو بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا حضور کے تشریف لانے پر والد صاحب بہت ہی خوش ہوئے۔

ایک مرتبہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو بھی اپنے گاؤں تشریف لانے کی دعوت دی چنانچہ چوہدری صاحب موصوف نے مڈل سکول کے وسیع و عریض احاطہ میں تقریر فرمائی۔ بعد میں معززین علاقہ کی چوہدری صاحب سے ملاقات بھی کرائی گئی۔

والد صاحب مرحوم کو حضرت سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ سے گہری عقیدت تھی ایک بار فضل عمر ہوسٹل قادیان میں جبکہ میں کالج میں زیر تعلیم تھا تشریف لائے۔ کئی سال تک علاقہ بھر سے خالص گھی فراہم کر کے ہوسٹل کے لئے بھجواتے رہے۔ ایک دفعہ حضور خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ سے شرف باریابی حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ حضور پُرنور کی طبیعت بعارضہ نقرس ناساز تھی اور ملاقاتیں بند تھیں۔ ڈیوٹی پر خادم نے تو انکار کر دیا مگر کسی طرح نام اندر بھجوانے پر حضور نے خود اُن بلا لیا اور قریباً ایک گھنٹہ شرف باریابی عطا فرمایا اور علاقہ بھر کے اور رشتہ داروں کے حالات دریافت فرماتے رہے۔

حضور پُرنور رضی اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر بطور منیجر محمد آباد اسٹیٹ سندھ میں بھی نہایت کامیابی سے خدمات بجا لاتے رہے اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے اور صفائی کا بہت لحاظ رکھتے تھے ہر چیز کو قرینہ اور احتیاط سے رکھتے اپنی شرافت اور خدمت کی وجہ سے بہت مشہور تھے۔ عرصہ دراز تک جماعت احمدیہ دلیوکے کے امام الصلوٰۃ رہے۔ قرآن مجید سے خاص شغف تھا نہایت محبت اور محنت سے قرآن مجید پڑھاتے اور سنتے تھے۔ قرآن مجید کا اکثر حصہ یاد تھا۔ ہمارے لئے بہت ہی بابرکت وجود تھے گویا بھرے گلشن کے باغبان تھے۔ رشتہ داروں سے نہایت اچھا سلوک فرماتے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے نیز ہم جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما کر دین و دنیا میں ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو۔ آمین

دعائے نعم البدل

عبدالرب صاحب غیرت انسپکٹر بیت المال کا پوتا عبدالسلام حیدر بقضائے الٰہی فوت ہو گیا ہے۔ احباب جماعت نعم البدل کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالکریم از ملتان)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست بابت حلقہ جات جماعت احمدیہ لاہور

مرسلہ مکرم میاں محمد یحیٰ صاحب سیکرٹری تحریک جدید لاہور

(۲)

حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور

۸ - میاں محمد اقبال صاحب زرگر	۶۵/-
۹ - محمد مسعود اقبال صاحب	۱۲/-
۱۰ - محمد محمود اقبال صاحب	۱۳/-
۱۱ - قاضی محمد منیر صاحب	۲۳/۸
۱۲ - مبشر احمد صاحب	۱۰/-
۱۳ - میاں غلام نبی صاحب	۱۲/۶۲
۱۴ - محمد صدیق صاحب شاکر معہ اہل و عیال	۵۵/۳۱
۱۵ - مرزا حنیف انور صاحب	۱۳/-
۱۶ - مرزا رشید انور صاحب	۱۱/۲۵

حلقہ رحمان پورہ لاہور

۱ - محمد ارشاد صاحب	۱۱/-
۲ - چوہدری ارشاد احمد ورک صاحب	۵۰/-
۳ - سید محمود احمد صاحب	۱۰/-

حلقہ سنت نگر لاہور

۱ - ملک عبدالرشید صاحب	۵۰/-
۲ - شیخ احمد حسین صاحب	۱۴/-
۳ - ایم عبداللہ خاں صاحب	۲۰۰/-
۴ - کرنل عطاء اللہ صاحب	۶۴/-
۵ - قاضی عطاء اللہ صاحب	۳۵/۲۰
۶ - ملک محمد خاں صاحب	۵۰/-

حلقہ پرانی انارکلی

۱ - میاں رمضان علی صاحب	۶۰/-
۲ - خاطمہ بیگم صاحبہ بنت والدین دہلوی	۶۵/-
۳ - خواجہ عبدالباسط صاحب معہ اہلیہ	۴/-

حلقہ مصری شاہ لاہور

۱ - سردار بیگم صاحبہ	۱۳/-
۲ - سعیدہ بیگم و سلیمہ بیگم صاحبہ	۱۲/-
۳ - محمد انور صاحب جنجوعہ	۵۰/-
۴ - عبدالرشید صاحب	۱۵/-

حلقہ شاہدرہ لاہور

۱ - محمد یعقوب صاحب	۱۱/-
۲ - نسیم اختر صاحبہ	۱۱/-
۳ - چوہدری غلام حسین صاحب	۱۰/۵۰

حلقہ کینال پارک

۱ - چوہدری محمد علی صاحب	۲۰/-
۲ - ریاض احمد صاحب	۱۵/-
۳ - محمد امجد خان صاحب	۲۵/-

حلقہ محمد نگر

۱ - اہلیہ صاحبہ خواجہ محمد اکرم صاحب محمد نگر	۱۰/-
۲ - شیخ عبدالرحمٰن صاحب محمد نگر	۱۵/۵۰
۳ - شیخ عبدالحمید صاحب صدر حلقہ مزنگ	۱۵/-
۴ - طاہر محمود پسر چوہدری عبدالحق مصری شاہ	۱۰/۲۰
۵ - میاں امام الدین صاحب مرحوم مصری شاہ	۱۱/۵۰
۶ - حنیف احمد صاحب	۱۰/۵۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ہفتہ صفائی

۱۵ مارچ تا ۲۲ مارچ ۱۹۶۷ء

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ۱۵ تا ۲۲ مارچ ہفتہ صفائی منایا جا رہا ہے۔ تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضروری طور پر ہفتہ صفائی کو کامیابی کے ساتھ منانے کا پروگرام مرتب کریں۔ اس ہفتہ میں انسان کے بدترین دشمن مکھیوں کے خاتمہ پر خاص زور دیا جائے۔ مقامی ٹاؤن کمیٹی یا یونین کونسل سے مکھی مار دوائی حاصل کر کے گھر گھر تک پہنچانے کا انتظام فرمائیں۔ اس کی افادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کام کو وسعت دے کر غیر از جماعت احباب کو بھی اس کار خیر میں شامل فرما دیں۔

اسکے علاوہ اپنے پروگرام میں انفرادی صفائی یعنی بدن کی صفائی۔ دانتوں کی صفائی ناخنوں کی صفائی۔ گھر کی صفائی۔ ماحول کی صفائی۔ گندے پانی کے نکاس کا اہتمام وغیرہ بھی شامل کریں نیز تقریر و تحریر کے ذریعہ صفائی کی اہمیت بھی احباب پر واضح کرتے رہیں۔

ہفتہ صفائی منانے کے بعد اپنی مساعی سے مرکز کو بذریعہ رپورٹ مطلع فرمائیں۔ (خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شادی بیاہ کے موقعہ پر اسراف

محترم صدر صاحب صدر انجمن تحریر فرماتے ہیں:-

حال ہی میں صدر انجمن احمدیہ کے نوٹس میں یہ بات آئی ہے کہ جماعت کے بعض افراد بیاہ شادی کے موقعہ پر طاقت سے زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ اور مقروض ہو جاتے ہیں۔ نتیجۃً اس کا اثر لازمی چندہ جات اور دیگر مالی قربانیوں پر بھی پڑتا ہے۔ وغیرہ"

اس سلسلہ میں احباب جماعت کو یاد رہنا چاہیئے کہ اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی رو سے یہ فعل اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایک یہ بھی رسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے سو یاد رکھنا چاہیئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عندالشرع حرام ہیں اور آتش بازی چلانا اور رنڈی بھڑوے ڈوم ڈھاڑی کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے۔ اور گناہ سر پر چڑھتا ہے (فتاویٰ احمدیہ جلد دوم ص۹)

ہماری جماعت کے امراء اور صدر صاحبان کو چاہیئے کہ ان امور کی نگرانی رکھیں اور سیکرٹریان اصلاح و ارشاد اپنی ماہوار رپورٹ میں ان اصلاحی امور کا ذکر کرنا چاہیئے

(ناظر اصلاح و ارشاد)

دعائے مغفرت

میرے مرحوم بھائی بابو عبدالرحیم صاحب اوورسیر نوشہرہ ککے زئیاں کی بیوی عزیزہ مریم سلطانہ مورخہ ۲۴/۳ کو بوقت دو بجے دوپہر اپنی بیٹی عزیزہ رضیہ کے ہاں ربوہ میں اپنے مالک حقیقی کے پاس چلی گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اسکے درجات جنت الفردوس میں بلند فرمائے اور اسکے بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(محمد شفیع نوشہروی) دارالرحمت وسطی ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱ - میرا لڑکا عبدالعلیم خالد عرصہ سے بیمار ہے درخواست دعا ہے

(شیخ عبداللہ ٹھیکیدار نوشہرہ ککے زئیاں۔ ضلع سیالکوٹ)

۲ - مجھے بعض پریشانیاں لاحق ہیں بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار محمد شفیع سلیم پوری ۲۲۴/ای وارڈ کینٹ)

۳ - میں دو سال سے بعض مشکلات میں ہوں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مدد فرما کر میرے لئے امن اور سکون کے حالات پیدا فرمائے۔ (امۃ الباسط مغلپورہ - لاہور)

۴ - بندہ کی والدہ محترمہ شدید علیل ہیں صحت کے لئے درخواست دعا ہے

(شیخ مبارک شہزادہ از مرید کے ضلع شیخوپورہ)

۵ - میرے والد صاحب محترم عرصہ دراز سے جوڑوں کی تکلیف میں مبتلا چلے آرہے ہیں۔ تمام صحابہ حضرت مسیح موعود اور احباب جماعت دعا فرما دیں۔ مولیٰ کریم ان کو کامل و اکمل صحت سے نوازے۔ آمین۔

(خواجہ نصیر احمد ابن شیخ دوست محمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

۶ - خاکسار ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے احباب جماعت سے باعزت بریت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد ظہیر الدین احمد از شیخوپورہ)

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

و دیگر ادویات افضل برادرز گولبازار ربوہ سے مل سکیں گی خریدتے وقت شفاخانہ رفیق حیات کا لیبل دیکھ لیا کریں۔

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ

رنگ بازار سیالکوٹ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● عدن ۸ مارچ۔ برطانوی نو آبادی عدن میں حریت پسندوں کے خلاف برطانوی فوجوں کے مظالم اب اپنی انتہا کو پہنچ چکے ہیں۔ اخبار فرجبن نے مساجد اور قرآن مجید کی بے حرمتی بھی شروع کر دی ہے۔ اتوار کو برطانوی فوج کے دستے مساجد میں جوتے پہنے ہوئے داخل ہو گئے۔ انہوں نے شہر کی تمام مسجدوں کی تلاشی لی اور مسجدوں میں رکھے ہوئے قرآن مجید کو ٹھوکر ماریں۔ اس کے خلاف عدن میں زبردست اشتعال پیدا ہو گیا۔ اتوار کو جب یہ خبر شہر میں پھیلی تو تمام کاروباری ادارے اور دکانیں بند ہو گئیں اور عرب مسلمانوں نے اس کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ کل صبح عدن کی بندرگاہ میونسپل کی پائپ لائن اڑا دی گئی۔ جس کے دھماکہ سے سارا شہر لرز اٹھا۔

روزنامہ "ڈان" کراچی کے نمائندہ مسٹر ہارپر نے عدن سے خبر دی ہے کہ اتوار کو بسوں کی ایک گھنٹہ تک ہڑتال رہی جس سے سارے شہر میں ٹرانسپورٹ کا نظام مفلوج ہو گیا۔

● واشنگٹن ۸ مارچ:۔ منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر ایم ایم احمد نے امریکی نائب وزیر خارجہ مسٹر یوجین راسٹو اور امریکہ کے امدادی پروگرام کے افسروں سے ملاقات کی جو ایک گھنٹہ جاری رہی ملاقات کے بعد مسٹر ایم ایم احمد نے بتایا کہ انہوں نے امریکی حکام کو تربیلا بند کے پانی اور بجلی کے منصوبے کا خاکہ سمجھایا ہے انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ امریکہ کی بیرونی امداد کے ایڈمنسٹریٹر نے تربیلا بند کی تفصیلات ہمدردی سے سنی ہیں۔

● نئی دہلی ۸ مارچ:۔ عراق کے وزیر خارجہ ڈاکٹر عدنان الپاچی نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کو اپنے تنازعات اقوام متحدہ کے منشور میں دیئے گئے اصولوں کی روشنی میں طے کرنے چاہئیں۔ انہوں نے بھارتی لیڈروں سے چار روزہ مذاکرہ کے بعد کل یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ ڈاکٹر الپاچی نے کہا میرا ملک پاکستان اور بھارت دونوں کی دوستی کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

ڈاکٹر عدنان نے کہا کہ پاکستان اور بھارت کے تنازعات کے حل کے لئے جو کچھ بھی کیا جائے اس کا بہت خیر مقدم کیا جائے گا۔ بھارتی لیڈروں سے اپنی بات چیت کا ذکر کرتے ہوئے عراقی وزیر خارجہ نے کہا کہ یہ بات چیت بہت مفید رہی ہے ہم نے باہمی دلچسپی کے متعدد امور اور بین الاقوامی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔

عراق کے وزیر خارجہ بعد میں بمبئی روانہ ہو گئے جہاں سے وہ کل بغداد روانہ ہو جائیں گے۔

● لاہور ۸ مارچ:۔ حکومت مغربی پاکستان نے نجی تقریبات میں ۲۵ سے زائد اور شادی دعوتوں میں دو سو سے زائد افراد کو غذائی اجناس پیش کرنے پر پابندی لگا دی ہے یہ حکم خوراک کی بچت سے متعلق آرڈر مجریہ ۱۹۶۷ء کے تحت جاری کیا گیا ہے اور اس کا اطلاق دس ہزار سے زائد کی آبادی کے تمام قصبوں اور شہروں میں ۲ اپریل سے ہو گا۔

کل یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ اس حکم کے تحت نجی تقریبات میں ۲۵ سے زائد افراد کو غذائی اجناس پیش نہیں کی جائیں گی۔ شادی کی تقریبات میں میزبان یا میزبانوں کے علاوہ دو سو سے زائد افراد کو غذائی اجناس استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔ البتہ ان پابندیوں کا اطلاق خیرات۔ اور نیاز وغیرہ پر نہیں ہو گا۔

● تہران ۸ مارچ:۔ حکومت ایران نے کل پارلیمنٹ میں ایک آئینی ترمیم پیش کی ہے جس کے تحت شاہ محمد رضا پہلوی ذاتی طور پر اپنے جانشین کے طور پر ریجنٹ نامزد کر سکیں گے۔ باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ شاہ اپنی اہلیہ ملکہ فرح کو ریجنٹ مقرر کر دیں گے۔

موجودہ آئین کے تحت اگر سربراہ مملکت انتقال کر جائے اور اگر ولی عہد کی عمر کم ہو تو ایوان زیریں سربراہ مملکت کے انتقال کے بعد دس یوم کے اندر اندر ریجنٹ منتخب کرتا ہے ایران کے ولی عہد کی عمر ۳۱ اکتوبر کو سات سال ہو گی۔

پارلیمنٹ ترمیم کو متفقہ طور پر منظور کر چکی ہے لیکن یہ اس وقت تک موثر نہیں ہو سکتی جب تک آئین ساز اسمبلی اس کی توثیق نہیں کر دیتی۔ یہ امر قرین قیاس ہے کہ اسمبلی کا اجلاس مئی میں ہو گا۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔ اب جو نیا فتنہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو درحقیقت اس میں بہت حصہ تحریک جدید کے امانت فنڈ کا بھی ہے پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو اسے چاہیئے کہ یہاں جمع کرائے۔ یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں تو کل ثواب کا موقع مل سکے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور یہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہے۔ پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو گے کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے گا کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

مفت

جو لوگ صحت اور طاقت سے محروم ہو چکے ہیں اور اس کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں اگر کتاب تاج الصحت کو غور سے پڑھ لیں تو وہ اپنی کھوئی ہوئی صحت کو دوبارہ حاصل کر کے چین اور سکھ کی زندگی گذار سکیں گے۔

یہ کتاب پتہ ذیل پر ایک کارڈ لکھ کر مفت منگوائیں

دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳ کراچی

اکسیر اپھارہ حیوانات

فی پیکٹ ایک روپیہ درجن یا زیادہ پر ٹریڈ کمیشن دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی۔

ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک ربوہ۔

اپنا خریداری نمبر نوٹ کر لیں

مینیجر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اور ترسیل زر کے وقت اس نمبر کا حوالہ ضرور دیں یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جب گھروں میں داخل ہو تو پہلے گھر والوں کو السّلام علیکم کہو

یہ سلام تمہارے مونہہ کا سلام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑا تحفہ ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اللہ تعالیٰ کی ایک نہایت اہم ہدایت (النور آیت ۶۲) کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"پھر اس بارہ میں اللہ تعالیٰ ایک اور اہم ہدایت دیتا ہے اور فرماتا ہے فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً یعنی جب تم گھروں میں داخل ہو تو پہلے اپنے آپ کو سلام کر لیا کرو۔ یعنی اپنے ان رشتہ داروں اور دوستوں کو سلام کہو جو ان مکانوں میں رہتے ہیں اور یاد رکھو کہ یہ سلام تمہارے مونہہ کا سلام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑا تحفہ ہے یعنی سلام کا لفظ بظاہر تو معمولی معلوم ہوتا ہے لیکن ہے بڑے عظیم الشان نتائج پیدا کرنے والا۔ کیونکہ سلام کے لفظ کے پیچھے خدا تعالیٰ کی طرف سے سلامتی کا وعدہ ہے پس جب تم کسی بھائی کو سلام کہتے ہو تو تم نہیں کہتے بلکہ خدا تعالیٰ کی دعا اسے پہنچاتے ہو۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے ملک میں لوگ عموماً اپنے گھروں میں داخل ہوتے وقت السلام علیکم نہیں کہتے گویا ان کے نزدیک دوسروں کے لئے تو یہ دعا ہے لیکن اپنے ماں باپ اور بیوی بچوں کے لئے نہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ جب بھی اپنے گھروں میں جائیں السلام علیکم کہا کریں۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ جب بھی ایک شخص دوسرے شخص سے ملے اسے سلام کرے خواہ اس کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو مگر افسوس ہے کہ اس زمانہ میں مسلمانوں کا ایک طبقہ سلام کو بالکل ترک کر بیٹھا ہے ایسے لوگ سلام کہنے کی بجائے آداب وغیرہ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اور جو شخص السلام علیکم کہے اس کے متعلق کہتے ہیں کہ اس نے پتھر مار دیا۔ حالانکہ وہ خود اسلام کے ایک حکم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا انکار کر کے اپنے اوپر پتھر گراتے ہیں اور جو مرہم ہے اسے پتھر سمجھتے ہیں۔ السلام علیکم کے معنے یہ ہیں کہ تم پر خدا تعالیٰ کی سلامتی نازل ہو اور تمہارے زخم مندمل ہوں مگر نادان کہتے ہیں کہ پتھر مار دیا اب بتاؤ کہ اس شخص سے زیادہ احمق اور کون ہو سکتا ہے جو مرہم کا نام پتھر رکھے پس ایک طبقہ تو ایسا ہے جو سلام کو بالکل ترک کر بیٹھا ہے اور دوسرا ایسا ہے جو تارک تو نہیں لیکن اس کی حقیقت سے ناواقف ہے ایسے لوگ مجلس میں آئیں گے اور چپ کر کے بیٹھ جائیں گے گھروں میں داخل ہوں گے اور خاموشی کے ساتھ داخل ہو جائیں گے اور انہیں خیال بھی نہیں آئے گا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اس موقعہ کے لئے کوئی حکم ہے؟ اور اگر توجہ دلائی جائے تو بعض کہہ دیں گے کہ معمولی بات ہے اگر سلام نہ کہا تو کیا ہوا۔ بعض کہیں گے کہ حیا کی وجہ سے نہیں کہا۔ بعض کہیں گے کہ ہمیں عادت نہیں۔ مگر یہ تینوں قسم کے لوگ نادان ہیں۔ حیا کے معنے ہیں رُکنا۔ اور رُکنا ایسی باتوں سے چاہیئے جو مضر ہوں نہ کہ ان سے جو فائدہ مند ہوں۔ پھر قرآن کریم میں اور کسی چیز کو اس رنگ میں تحفہ نہیں کہا گیا جیسے سلام کو تحفہ کہا گیا ہے حتیٰ کہ مرنے کے بعد بھی جو تحفہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ملے گا وہ بھی یہی ہوگا کہ فرشتے آکر خدا تعالیٰ کی طرف سے سلام کہیں گے۔ اور اگر کوئی بڑے سے بڑا آدمی بھی یہ کہے کہ مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں کسی کو سلام کہوں تو ہم کہیں گے کہ جب خدا تعالیٰ بھی اپنے مومن بندوں کو سلام بھیجے گا تو اور کون ہے جو اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر اس کی ضرورت نہ سمجھے۔"

(تفسیر کبیر)

جناب عبداللہ ظہیر الدین لال میاں کی ربوہ میں تشریف آوری

ربوہ — حکومت پاکستان کے چیف پارلیمنٹری سیکرٹری اور چیف ہیڈ اور آل پاکستان کونسل آف تنظیم القرآن کے صدر جناب الحاج عبداللہ ظہیر الدین لال میاں مع اپنی بیگم صاحبہ مورخہ ۷ مارچ ۱۹۶۷ء کو ربوہ تشریف لائے آپ نے یہاں امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، فضل عمر فاؤنڈیشن اور وقف جدید نیز جماعت کی ذیلی تنظیموں کے دفاتر میں تشریف لے جا کر ان کے طریق کار کارکردگی۔ اور خاص طور پر بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے نظام اور مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے کام سے تعارف حاصل کیا۔ آپ جامعہ احمدیہ تعلیم الاسلام کالج اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بھی تشریف لے گئے۔ اور وہاں بالخصوص قرآن کریم اور دینی تعلیم کے انتظام کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ مزید براں آپ نے ادارۃ المصنفین، خلافت لائبریری اور فضل عمر ہسپتال کا بھی معائنہ کیا۔ اور دفاتر اور تعلیمی اداروں کا معائنہ فرمانے کے علاوہ آپ زیر تعمیر جامع مسجد میں بھی گئے اور عمارت کا نقشہ اور تعمیر کے کام کو دیکھا۔ آپ ۸ مارچ کو دس بجے ربوہ سے واپس تشریف لے گئے۔

● سرگودھا ۹ مارچ۔ چیف پارلیمنٹری سیکرٹری الحاج ظہیر الدین لال میاں کل یہاں دورے پر آئے ہیں۔ ریسٹ ہاؤس میں آپ کا استقبال ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر ارشد ملک اور دوسرے ضلعی حکام نے کیا۔ جناب لال میاں نے حکام سے مقامی امور پر گفتگو کی۔ گفتگو کے وقت کمشنر آغا احمد رضا بھی موجود تھے۔

زعمائے انصار اللہ کی توجہ کے لئے

مجلس انصار اللہ کے مالی سال میں سے سوا دو ماہ گزر گئے ہیں بعض مجالس کی طرف سے ابھی تک بجٹ موصول نہیں ہوا زعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ سال رواں کے باشرح بجٹ اور کم سے کم ماہ جنوری اور فروری ۱۹۶۷ء کا چندہ فوری طور پر ارسال کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

رکنیت فارم خدام الاحمدیہ

قائدین مجالس سے التماس ہے کہ ان کی مجلس کے جن اراکین نے خدام الاحمدیہ کا رکنیت فارم ابھی تک پُر نہیں کیا۔ ان سے رکنیت فارم پُر کروائیں سادہ رکنیت فارم مرکز سے مطالبہ پر بھجوا دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میرے والد مکرم شیخ ضیاء الحق صاحب چیف انجینئر کراچی آج کل بعارضہ فشار الدم BLOOD PRESSURE علیل ہیں۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے ان کی کامل شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے

(منور احمد انیس۔ بیت الفضل دار الرحمت شرقی ربوہ)

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)